احتلام والے کپڑے پہن کر غسل کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12598

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاولی 1444ھ / 15 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جن کپڑوں میں احتلام ہوا، ان ہی کپڑوں کو پہنے ہوئے غسل کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جن کپڑوں میں احتلام کے ساتھ غسل فرض ہوا ان ہی کپڑوں کو پہن کر غسل کیا اور اتنا پانی بہایا جس سے غالب گمان ہو گیا کہ پانی کپڑے اور بدن پر لگنے والی نجاستِ حقیقیہ (یعنی منی) کو بہا کر لے گیا ہو گا، تو اس صورت میں کپڑے اور بدن نجاستِ حقیقیہ سے پاک ہو گئے اور غسل کرتے ہوئے مکمل احتیاط کے ساتھ اس کے تمام فرائض (یعنی کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور ظاہر بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک باقی نہ رہے) صحیح طور پر ادا کیے، تو غسل ادا ہو گیا اور بدن نجاستِ حکمیہ (یعنی جنابت) سے بھی پاک ہو گیا۔

فتح القدیر میں ہے: ”قال ابو یوسف فی ازار الحمام اذا صب علیه ماء کثیر و هو علیه یطهر بلا عصر“ یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حمام کے ازار کے متعلق فرمایا: جب اس پر کثیر پانی بہا دیا جائے اس حال میں کہ وہ ازار اس نے پہنا ہو، تو بغیر نچوڑے پاک ہو جائے گا۔ (فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 210، مطبوعہ: بیروت)

البحر الرائق میں ہے: ”إذا صب الماء علی الثوب النجس إن أکثر الصب بحیث یخرج ما أصاب الثوب من الماء و خلفه غیرہ ثلاثا فقد طهر“ یعنی جب ناپاک کپڑے پر پانی بہا دیا گیا، تو اگر پانی کا بہنا کثیر ہو اس طرح سے کہ کپڑے کو جو ناپاک پانی لگا ہو تین بار اس کو نکال دے اور اس کی جگہ دوسرا پانی آجائے، تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (البحر الرائق، جلد 1، صفحہ 412، مطبوعہ: کوئٹہ)

البحرالرائق میں ہے: ”ولا یخفی أن الإزار المذکور إن کان متنجسا فقد جعلوا الصب الکثیر بحیث یخرج ما أصاب الثوب من الماء ویخلفه غیره ثلاثا قائما مقام العصر کما قدمناہ عن السراج فحینئذ لا فرق بین إزار الحمام وغیرہ“یعنی مخفی نہیں کہ ازارِ مذکورا گر نجس ہو، تو فقہاء نے کثیر پانی اس طرح کہ کپڑے کو جو ناپاک پانی لگا ہو تین بار اس کو نکال دے اور اس کی جگہ دوسرا پانی آجائے، بہانے کو نچوڑنے کے قائم مقام قرار دیا ہے جیسا کہ ہم نے ماقبل میں سراج سے بیان کیا، تو اس مسئلے میں ازارِ حمام اور اس کے علاوہ میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔(البحرالرائق، جلد1، صفحہ413، مطبوعہ: کوئٹہ)

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ بحر میں اور علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”لأن الجریان بمنزلة التکرار والعصر والمعتبر غلبة الظن هو الصحیح“یعنی اس وجہ سے کہ (کثیر) پانی کا بہنا تکرار اور نچوڑنے کے مرتبہ میں ہے اور اعتبار ظنِ غالب کا ہے، یہ قول صحیح ہے۔(البحر الرائق، جلد1، صفحہ412، مطبوعہ: کوئٹہ)

فقیہِ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نجس کپڑا پہن کر غسل کرنے کے بارے میں حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر غسل کرنے والے نے اپنے کپڑے پر بہت پانی ڈالا تو وہ پاک ہو جائے گا اور جب کپڑا پاک ہو جائے، تو وہ صحتِ غسل کو مانع نہ ہو گا۔۔۔اس لئے غسل میں بہت زیادہ پانی ڈالنا یقیناً تین بار دھونے اور اور نچوڑنے کے قائم مقام ہو جائے گا“ (ملتقط از فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ166، شبیر برادرز، لاھور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ غسل کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”غسل میں تین فرض ہیں۔(1) کلی: کہ مونھ کے ہر پرزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے ۔۔۔(2) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی سونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔۔۔(3) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے، ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ316-317، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنبیہ:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ غسل کرنے میں بے احتیاطی اختیار کرتے ہیں، جبکہ غسل کرنے اور بالخصوص ناپاک کپڑے پہن کر غسل کرنے میں انتہائی احتیاط کی حاجت ہے، اگر بے احتیاطی اختیار کی اور اتنا کثیر پانی نہ بہایا جو

نجاست کو بہا کر لے جانے والا ہو، تو بدن اور کپڑے پاک نہ ہوں گے، بلکہ اس طرح کی بے احتیاطی سے کپڑے اور بدن کا وہ حصہ بھی ناپاک ہو جائے گا جہاں یہ نجاست سے لگنے والا پانی پہنچا۔ اسی طرح کپڑے پہنے ہوئے غسل کرنے میں غسل کے فرائض ادا کرنے میں بھی نہایت احتیاط ضروری ہے کہ کپڑا پہنے ہونے کی حالت میں بھی عام حالت کی طرح ظاہر بدن کے ہر حصہ اور ہر گوشہ میں پانی بہایا جائے، اگر احتیاط نہیں کی گئی اور ظاہر بدن کی بال برابر بھی کوئی جگہ پانی بہنے سے رہ گئی، تو غسل ادا نہ ہو گا۔

ناپاک کپڑا پہن کر غسل کرنے پر تنبیہ کرتے ہوئے مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''لوگ عموماً بہت زیادہ پانی نہیں ڈالتے، جس سے نجاست اور پھیل جاتی بلکہ ہاتھ میں نجاست لگ جاتی ہے، پھر بے احتیاطی سے سارا بدن یہاں تک برتن بھی نجس ہو جاتا، اس لئے پاک ہی کپڑا پہن کر غسل کرنا چاہیے'' (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 166، شبیر برادرز، لاھور)

فتاوی مصطفویہ میں ہے: ''(تہبند باندھ کر غسل کرنے کی صورت میں) احتیاط کریں سارے جسم پر پانی بہہ جائے، اس طرح تہبند جسم سے علیحدہ کر کے پانی ڈالیں'' (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 137، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net